مطبوعات

مثنوی سرّ الاسرار | تالیف: ڈاکٹر خواجہ معین الدین جمیل صاحب۔ صدر شعبہ فلسفہ جامعہ راجشاہی (مشرقی پاکستان)۔ شائع کردہ: ۶۱۷ پی۔ آئی۔ بی کالونی، کراچی نمبر ۵ صفحات ۴۲۶ قیمت آٹھ روپے

رُستم اور سہراب کے درمیان معرکہ اگرچہ ایک قصّۂ پارینہ ہے لیکن ہر دور میں اپنے لیے عبرت کا سامان رکھتا ہے۔ ہم عملی زندگی کے ہر گام پر اس قسم کے معرکے سر کرتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات ہم ایک دوسرے کے بالکل قریب رہ کر بھی نہ صرف آپس میں بُعد اور بیگانگی محسوس کرتے ہیں بلکہ ناواقفیت کے عالم میں ایک دوسرے کے ساتھ اُلجھ بھی جاتے ہیں۔ اسی قسم کی کیفیت ہمیں اس کتاب میں دکھائی دیتی ہے۔ کتاب کے فاضل مصنف فلسفہ اور تصوّف پر گہری نظر رکھتے ہیں اور انہوں نے بڑے عالمانہ انداز میں ڈاکٹر اقبال کے فلسفۂ خودی پر گرفت کی ہے لیکن ہمیں افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر اقبال کے جن خیالات پر گرفت کی ہے ڈاکٹر مرحوم نے اُن سے ہمیشہ براءت کا اظہار کیا ہے۔ مثال کے طور پر فاضل مصنّف نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے:

> "ہمارا مقصد اس مثنوی کو لکھنے سے یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اس راستہ پر جانے سے روکنا چاہتے ہیں جو خودی کی طرف لے جاتا ہے اور جس کے ڈانڈے دانستہ یا نادانستہ طور پر خود بینی اور خود سری سے مل جاتے ہیں۔"

پھر خودی کی تعلیمات کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

> "بہت کم لوگ اس حقیقت سے خبردار ہو سکے ہیں کہ اقبال کی تعلیمات سے جہاں بے شمار فوائد حاصل ہوئے وہاں بے راہ روی کا دروازہ بھی کھل گیا۔ نوبت

یہاں تک پہنچ گئی کہ اب ہر شخص گویا "خودی کو بلند" کرنے میں مصروف نظر آتا ہے۔
علامہ اقبال مرحوم کے کلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُن کے نزدیک خودی، خودنمائی، خودسری اور کبر ونخوت کے ہم معنی ہے اور اُن کی تعلیمات نے لوگوں کے اندر ایک غلط قسم کا پندار پیدا کیا۔ اُن کی تعلیمات سے یہ معنی اور نتیجہ اخذ کرنا انصاف کے منافی ہے۔

ڈاکٹر اقبال پیغمبر نہ تھے کہ وہ ہر چھوٹی بڑی لغزش سے یکسر پاک اور منزّہ ہوتے۔ اُن کا کلام ایک عام انسان کا کلام ہے اس لیے اُن کے قلم سے کئی ایک باتیں ایسی نکل گئی ہیں جن سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مسئلہ ارتقاء کے متعلق علاّمہ مرحوم کی رائے پر فاضل مصنّف نے جو گرفت کی ہے اُس میں کافی وزن معلوم ہوتا ہے، لیکن ان سب حقائق کو نگاہ میں رکھنے کے باوجود ہمارا تأثر یہ ہے کہ اقبال مرحوم کی تعلیمات کے ساتھ بعض مقامات پر صریح زیادتی کی گئی ہے۔ فاضل مصنّف نے سب سے پہلے علاّمہ مرحوم کو ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا ہے جو فی الواقع ان کا مقام نہیں اور پھر اُن پر گرفت شروع کی ہے۔

کتاب کے آخری حصے میں پروفیسر صاحب نے خودی کے رد میں اپنے بعض اشعار بھی درج کیے ہیں اُن کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو:

لے نہ میرے سامنے نامِ خودی
کتنا خوں آشام ہے جامِ خودی
کام لے عقل وخرد سے کام لے
تھام لے مستوں کا دامن تھام لے
خود کو اوصافِ خودی سے پاک کر
چاک کر قلب و جگر کو چاک کر
ذات سے اپنی پرے ہو کر بھی دیکھ
اپنی ہستی کو ذرا کھو کر بھی دیکھ

(ع۔ ح۔ ص)

نظامِ اسلامی مشاہیرِ اسلام کی نظر میں | مرتبہ: خلیل احمد حامدی۔ ناشر: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکٹ لاہور۔ ضخامت: ۵۰۴ صفحات۔ قیمت: ساڑھے چھ روپے۔

کتاب کا نام دیکھ کر یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ شاید اس کتاب میں نظامِ اسلامی کے بارے میں مشاہیرِ اسلام کی آراء جمع کی گئی ہونگی اور اس کی نوعیت پراپیگنڈے کی ہوگی لیکن کتاب کی ورق گردانی کرتے ہی یہ مغالطہ کافور ہو جاتا ہے۔

فاضل مرتب جناب خلیل احمد حامدی صاحب نے اس کتاب میں نظامِ اسلامی کے عملی و نظری مسائل پر عالمِ اسلام کے مشاہیر علماء کے لکھے ہوئے بیش قیمت مضامین کو یکجا کر دیا ہے۔ کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں فقہ و قانون سے متعلق مضامین رکھے گئے ہیں جو سب کے سب اچھی تحقیقی نوعیت کے حامل ہیں۔ دوسرے باب میں ریاست و حکومت سے متعلق نہایت اہم موضوعات پر وقیع مضامین جمع کیے گئے ہیں مثلاً "اسلام میں بنیادی انسانی حقوق" "اسلامی حکومت میں ملازموں کے حقوق و فرائض" "اسلام کا بلدیاتی نظام" "اسلام کے اصولِ معاہدات" "اسلام کا بین الاقوامی قانون" اور "اسلام کا نظامِ تعزیر" وغیرہ۔ تیسرے باب میں اسلامی نظام کے قیام کا راستہ روکنے کے لیے مغرب جو کوششیں کر رہا ہے اور جن حیلوں سے کام لے رہا ہے ان کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کے حملوں کا دفاع کیا گیا ہے۔

بیشتر مضامین چونکہ عرب مشاہیر کے تحریر کردہ ہیں۔ اس لیے فاضل مرتب نے ان کا ترجمہ کر کے انہیں کتاب میں شامل کیا ہے۔ ترجمے کا معیار خاصا بلند اور زبان شگفتہ ہے۔ ہر مضمون سے پہلے صاحبِ مضمون کا ایک مختصر تعارفی خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے جس نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہماری رائے میں مرتب محترم اور ناشر نے یہ کتاب پیش کر کے اسلامی نظام کے قیام کی راہ میں گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ کتاب کے اگلے ایڈیشن میں کتاب کا معیارِ طباعت بہتر بنایا جائے اور اسے اغلاط سے پاک

کیا جائے۔

قافلۂ سخت جاں | مصنف: اسعد گیلانی۔ ناشر: ادارہ ادب اسلامی ۲۳- اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ضخامت: ۲۰۰ صفحات قیمت اعلیٰ ایڈیشن چھ روپے سستا ایڈیشن چار روپیہ۔

ادب کا ایک معتدبہ اور بیش قرار حصہ وہ ہے جو جیل کی وحشت ناک تنہائیوں میں لکھا گیا ہے۔ اس کی وجوہ تو اور بھی بہت سی ہو سکتی ہیں لیکن دو بڑی وجہیں آسکر وائلڈ کے الفاظ میں یہ ہیں کہ "جیل خانے میں وقت آگے نہیں بڑھتا۔ کولہو کے بیل کی طرح چکر کاٹتا رہتا ہے، ایک نقطے کے گرد . . . . زندگی میں روح کش جمود اور سکوت طاری ہو جاتا ہے"۔ اور "جیل میں آکے خیالوں کی دنیا پہ جمود طاری ہو جاتا ہے ـــ خیالوں پہ نہیں خیالوں کی دنیا پہ ـــ خیالوں میں تو بھونچال آجاتے ہیں مگر خیالوں کی دنیا میں کوئی جنبش نہیں ہوتی جو واردات برسوں گزرے ہوئی تھی اور جسے میں نے بڑی آسانی سے فراموش کر دیا تھا آج ذہن کے نہ جانے کون سے گوشے سے اُبھر کر پھر میرے سامنے آکھڑی ہوئی ہے اور اس کی تمام تفصیلات میری آنکھوں تلے بکھر گئی ہیں۔ بھولی بسری یادیں پھر سے یاد آگئی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میں لکھنے بیٹھ گیا ہوں . . ."

وقت کا ٹھیراؤ اور زندگی کا سکوت و جمود، اور خیالوں کے بھونچال، یہی دو سبب ہیں جو کسی کو جیل میں لکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ چنانچہ جنوری ۱۹۶۴ء میں جب اسعد صاحب لائل پور جیل میں پہنچے تو اپنے لیے جہاں اور بہت سی مصروفیات انہوں نے پیدا کیں وہاں ایک مصروفیت تحریر کی بھی رکھی۔ روداد اسیری لکھی، اپنے قافلے کے ساتھیوں کے تعارف لکھے زندانیوں کا پروگرام لکھا، رودادِ چمن کے عنوان سے اجتماع لاہور کا حال لکھا اور پھاٹک کھلنے تک جو کچھ پیش آتا گیا لکھتے گئے۔ خیالوں کے ہر بھونچال کو قلم سے کاغذ پر منتقل کرتے گئے۔

یہ کتاب خطوط کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے عبارت آرائی کے بجائے سیدھے سادے تاثراتی انداز میں اپنے خیالات رقم کیے ہیں۔ مخاطب ان خطوط کا خاموش طبع دور افتادہ چھوٹے

سے قصبے کا رہنے والا تحریک اسلامی کا ایک فعال اور مستعد نوجوان کارکن ہے۔ یہ کوئی متعین شخصیت نہیں ہے بلکہ اسلامی انقلاب کے قافلے کا ہر نوجوان ان مکاتیب کا مخاطب ہے۔"

پڑھنے والوں کی رہنمائی کے لیے ایک بنیادی فہرست

اردو میں

بچوں کی کتابیں

مرتبہ و شائع کردہ: قومی کتاب مرکز پاکستان

تھیوسوفیکل ہال۔ بندر روڈ۔ کراچی ۱

قومی تعلیم کے مسائل میں بچوں کی تعلیم کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ مشکل ہے۔ بچپن میں جو نقوش انسانی ذہن پر مرتسم ہو جاتے ہیں، وہ گویا بنیاد ثابت ہوتے ہیں اور بعد میں اس کی زندگی جو پیرایہ بھی اختیار کرتی ہے، ان نقوش کا اثر اس میں ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ ماں باپ، ماحول اور اساتذہ کے برابر برابر اثر ان کتابوں کا بھی بچے کے ذہن اور اخلاق پر پڑتا ہے جو وہ بچپن میں پڑھتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جن لوگوں نے اپنے بچپن میں علامہ اقبال کی نظمیں اور مولانا حالی کی نعتیں پڑھی ہیں، ان کا نقطۂ نظر بقیہ زندگی میں ان لوگوں سے قطعی مختلف ہوگا جو اپنے بچپن میں "ایک تھا لڑکا ٹوٹ بٹوٹ" اور "گڈو گڑے" پڑھ کر جوان ہوتے ہیں۔ ہمارے بزرگ بچوں کی تعلیم میں ابتدائی نقوش کی اسی اہمیت کو محسوس کرتے ہوتے، ان کی تعلیم کا آغاز قرآن کریم گلستان، کریما اور مامقیما سے کرتے تھے۔

منہج تعلیم کے بعد، والدین اور اساتذہ کے لیے کتابوں کے انتخاب کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اب سے پچاس سال قبل تک ایک لگا بندھا نصابِ تعلیم تھا جو عام طور پر سبھی بچے پڑھا کرتے تھے لیکن اس نصابِ تعلیم کی تقریباً ساری ہی کتابیں فارسی میں ہوتی تھیں۔ اب جبکہ فارسی کی جگہ اردو نے لے لی ہے، کتابوں کے انتخاب کا مسئلہ زیادہ بڑھا ہو گیا ہے۔

درسی کتابوں کے علاوہ بچوں کو اضافی مطالعے کے لیے بھی کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس طرح ان میں مطالعے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جن بچوں کو مطالعے کا شوق ہو جاتا ہے وہ بالعموم آوارہ گردی سے محفوظ

رہتے ہیں۔ لیکن یہاں پھر کتابوں کے انتخاب کا مسئلہ آکھڑا ہوتا ہے۔ فضول قسم کے بے سر و پا قصے کہانیاں اور انگریزی کانوں کے طرز کی کتابیں بچوں کے ذہنوں پر ناخوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔

ہمیں ازحد خوشی ہے کہ قومی کتاب مرکز پاکستان نے اردو زبان میں بچوں کی کتابوں کے انتخاب کے مسئلے کا لحاظ کیا اور والدین اور اساتذہ کی رہنمائی کے لیے یہ فہرست مرتب کر کے شائع کر دی۔ زیرِ نظر کتاب اس فہرست کا پہلا نمبر ہے۔ اس میں اسلامیات، تاریخ، سیرت و سوانح، روزمرہ سائنس، معلومات اور مشاغل، قصے کہانیاں، لطیفے اور کھیل اور بچوں کی نظموں پر مجموعاً ۱۲۸۲ کتابوں کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس سلیقے، محنت اور خوبصورتی کے ساتھ یہ کتاب مرتب اور طبع کی گئی ہے، اس سلیقے، محنت اور خوبصورتی کے ساتھ ہمارے ملک میں بہت کم کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ مرتبین نے اس فہرست میں کتاب کا نام، مصنف یا مترجم کا نام، ناشر، سن اشاعت، ضخامت، سائز، قیمت اور طباعت کی نوعیت (آفسٹ یا لیتھو وغیرہ) غرض یہ کہ تمام ممکن تفصیلات فراہم کی ہیں۔ اس کے علاوہ جن جن ناشروں کی کتابوں کو فہرست میں شامل کیا ہے، ان کے مکمل پتے علیحدہ سے دیئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں مصنفین اور مترجمین کا اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔ (ع - ف)

ضروری اعلان

ترجمان القرآن کے منصبِ رسالت نمبر کی صرف چند کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات ساڑھے تین روپے کی بجائے صرف دو روپے فی کاپی کے حساب سے (مع محصولڈاک) طلب کر سکتے ہیں۔

مینیجر ترجمان القرآن